S_1999_5_336_343



ایچ۔وی۔جیرام

بنام۔

صنعتی کریڈٹ اور سرمایہ کاری کارپوریشن۔آف انڈیا لمیٹڈ اور دیگران وغیرہ۔

15 دسمبر 1999

کے۔ٹی۔تھامس اور ایم۔بی۔شاہ، جسٹسز

کمپنیز ایکٹ، 1956:

دفعات 5 اور (2)113 - قانونی وقت کی حد کے اندر شیئر سٹرفکیٹ فراہم کرنے میں ناکامی - اپیل کنندہ کی طرف سے دائر فوجداری شکایت پر جاری علاقائی اختیارِ سماعت کی کمی کی بنیاد پر ٹرائل عدالت کی طرف سے خارج کرنے کی درخواستیں مسترد کر دی گئیں - عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ وجہ عمل اس جگہ پر پیدا ہوا جہاں مدعا علیہ کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے - اپیل پر منعقد ہوا: جہاں ڈاک کے ذریعے بھیجے گئے دستاویزات، خط کو مناسب طریقے سے ایڈریس کرنے، پہلے سے ادائیگی کرنے اور پوسٹ کرنے سے متاثر ہونے والی سروس - وجہ عمل س جگہ پر پیدا ہوگا جہاں کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے - مقررہ وقت کے اندر سٹرفکیٹ پوسٹ کرنا دفعہ 113 کی تعمیل کے مترادف ہے۔

دفعات 205 (5)(بی) اور 207 - شیئر ہولڈر کے رجسٹرڈ پتے پر ڈیویڈنڈ وارنٹ - پوسٹ آفس شیئر ہولڈر کا ایجنٹ بن جاتا ہے - ڈیویڈنڈ وارنٹ کا نقصان شیئر ہولڈر کے خطرے میں ہوتا ہے - 42 دن کے اندر ڈیویڈنڈ وارنٹ پوسٹ نہ کرنے کا جرم کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر میں ہوگا۔

اپیل کنندہ مدعا علیہ کمپنی کے حصص کا خریدار تھا۔ چونکہ مدعا علیہ کمپنی کمپنیز ایکٹ 1956 کی دفعہ (2) 113 کے تحت مقرر کردہ وقت کی حد کے اندر اپیل کنندہ کو حصص فراہم کرنے میں ناکام رہی، لہذا اپیل کنندہ نے بنگلور میں اقتصادی جرائم کی خصوصی عدالت کے سامنے فوجداری مقدمات درج کیے۔ مدعا علیہان کی خارج کرنے کی درخواستوں کو ٹرائل عدالت نے علاقائی اختیارِ سماعت کی کمی کی بنیاد پر مسترد کر دیا تھا جسے عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کیا گیا تھا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ دستاویزات مدعا علیہ کو ڈاک کے ذریعے بھیجی گئی تھیں، جیسا کہ خود ان کی درخواست پر، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ وجہ عمل صرف وہیں پیدا ہوگا

جہاں مدعا علیہ کمپنی کا ہیڈ آفس واقع ہو۔اس لیے موجودہ اپیلیں۔

اپیل کنندہ نے اطمینان کا اظہار کیا کہ حصص کا خریدار اور بنگلور کا رہائشی ہونے کے ناطے وہ بنگلور میں حصص سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا حقدار ہے اور اس لیے وجہ عمل بنگلور میں بھی سامنے آئے گا۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1.1 کمپنیز ایکٹ، 1956 کی دفعہ 113 میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی بھی حصص کی الاٹمنٹ کے بعد تین ماہ کے اندر اور اس طرح کے حصص کی منتقلی کے اندراج کے لیے درخواست کے بعد دو ماہ کے اندر، ہر کمپنی کمپنیز ایکٹ، 1956 کی دفعہ 53 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق، الاٹ یا منتقل کیے گئے تمام حصص کے سرٹیفکیٹ فراہم کرے گی۔ ذیلی دفعہ (2) میں سزا فراہم کی گئی ہے اگر ذیلی دفعہ (1) کی تعمیل میں غلطی کی گئی ہو۔ دفعات 113 اور 53 کو ایک ساتھ پڑھ کر، شیئر سرٹیفکیٹ دفعات 53 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق فراہم کیے جائیں گے۔ کسی دستاویز کو یا تو ذاتی طور پر یا بھارت کے اندر رجسٹرڈ پتے پر ڈاک کے ذریعے بھیجا جانا چاہیے۔ ذیلی دفعہ (2) میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ جہاں کوئی دستاویز ڈاک کے ذریعے بھیجی جاتی ہے، وہاں اس طرح کی خدمت کو دستاویز پر مشتمل خط کو مناسب طریقے سے ایڈریس کرنے، پہلے سے ادائیگی کرنے اور پوسٹ کرنے سے متاثر سمجھا جائے گا۔ لہذا، ایک بار جب ڈاک کے ذریعے دستاویز کی فراہمی کا ایک قانونی طریقہ ہوتا ہے اور اس طرح کی ترسیل کی فراہمی کو سمجھا جاتا ہے، تو وہ جگہ جہاں اس طرح کی پوسٹنگ کی جاتی ہے وہ قانونی ڈیوٹی کی کارکردگی کی جگہ ہوتی ہے اور دستاویز پوسٹ ہوتے ہی اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ لہذا مقررہ وقت کے اندر حصص سرٹیفکیٹ نہ بھیجنے کی غلطی وجہ عمل اس جگہ پر پیدا ہوگی جہاں کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے کیونکہ اس جگہ سے حصص سرٹیفکیٹ پوسٹ کیے جا سکتے ہیں اور عام طور پر پوسٹ کیے جاتے ہیں۔ اگر وصول کنندہ اسی علاقے میں دستیاب ہے جہاں کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے، تو یہ سوچنا مناسب ہے کہ ذاتی طور پر اسے فراہم کرنے سے دستاویز کی خدمت متاثر ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر وصول کنندہ کسی دور کی جگہ پر رہ رہا ہے تو یہ توقع کرنا غیر معقول ہے کہ کمپنی کسی کو اس فاصلے تک سفر کرنے کے لیے ذاتی طور پر اسے پہنچانے کے لیے تعینات کرے گی۔ اس کے بعد کوئی بھی کمپنی جو واحد معمول کا طریقہ اپنائے گی وہ ہے اسے ڈاک کے ذریعے بھیجنا۔ اس طرح کی کوتاہی کے لیے، جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ (1) 113 کے تحت غور کیا گیا ہے، اس جگہ پر وجہ عمل کوئی سوال نہیں ہے جہاں مستغیث کو پوسٹل ڈیلیوری موصول ہونی تھی۔ ایکٹ کی دفعہ 5 حصص کے تحت مقرر کردہ توضیعات مطابق مقررہ وقت کی حد کے اندر شیئر سرٹیفکیٹ کی عدم فراہمی ایکٹ کی دفعہ (2)113 کے تحت قابل سزا ہے۔ لہذا، اگر دستاویزات

مقررہ وقت کے اندر پوسٹ کی جاتی ہیں، تو دفعہ 113 کی تعمیل ہوگی اور کوئی جرم نہیں ہوگا۔(341-C,D,E,F,G,H;342-A)

1.2. ایکٹ کی دفعہ 205(5)(بی)، جو کہ دفعہ 53 سے ملتی جلتی ہے، دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی فراہم کرتی ہے کہ قابل ادائیگی کوئی بھی ڈیویڈنڈ نقد یا چیک یا ڈاک کے ذریعے شیئر ہولڈر کے رجسٹرڈ پتے پر بھیجنے والے وارنٹ کے ذریعے ادا کیا جا سکتا ہے جو ڈیویڈنڈ کی ادائیگی کا حقدار ہے۔ جب کمپنی شیئر ہولڈر کے رجسٹرڈ پتے پر ڈیویڈنڈ وارنٹ پوسٹ کرتی ہے تو پوسٹ آفس شیئر ہولڈر کا ایجنٹ بن جاتا ہے اور اس کے بعد ٹرانزٹ کے دوران ڈیویڈنڈ وارنٹ کا نقصان شیئر ہولڈر کے خطرے میں ہوتا ہے۔ وہ جگہ جہاں ڈیویڈنڈ وارنٹ پوسٹ کیا جائے گا وہ جگہ ہے جہاں کمپنی کا اپنا رجسٹرڈ دفتر ہے اور ایکٹ کی دفعہ 207 کے تحت جرم بھی اس جگہ پر ہوگا جہاں اس ذمہ داری کو نبھانے میں ناکامی پیدا ہوتی ہے، یعنی 42 دنوں کے اندر ڈیویڈنڈ وارنٹ پوسٹ کرنے میں ناکامی۔ ایکٹ کی دفعہ 113 کے تحت قابل سزا جرم کے لیے بھی یہی مقام ہوگی۔ مقررہ وقت کے اندر شیئر سرٹیفکیٹ یا دستاویزات فراہم کرنے میں ناکامی کے لیے وجہ عمل وہاں پیدا ہوگا جہاں کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے۔(342-سی، ڈی، جی)

ایچ پی گپتا بنام ہیرالال، (1970) 1 ایس سی سی 437، پر انحصار کیا۔

رینبیکسی لیبارٹریز لمیٹڈ بنام محترمہ اندرا کلا، (1994) 24 سی ایل اے 203 (راج۔)، ممتاز۔

اوپیندر کمار جوشی بنام مانیک لال چٹرجی اور دیگر، (1982) 52 کام کیس 177 (پٹنہ) نے تصدیق کی۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار:۔ 1999 کی فوجداری اپیل نمبر 57۔1353-

کے ساتھ

1999 کی فوجداری اپیل نمبر 62۔1358-

سی آر ایل پی۔ نمبر 240، 1485، 1548، 1996 کا 1848-1849۔ میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 28.7.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے این۔ ایل۔ گنپتی اور ابھجیت سینگپتا۔

جواب دہندگان نمبر 2، 3، 7، 8 اور 9 کے لیے اشوک ایچ دیسائی، آر۔ ساسپر بھو اور محترمہ انجلی چندورکر۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے دلیپ کمار ملہوترا اور راجیش ملہوترا۔

جواب دہندگان نمبر 5-6 کے لیے پریجیت سنہا۔

سی آر اپیل .A نمبر۔1358-62/99۔ میں جواب دہندگان نمبر 1، 5، 7، 12 کے لیے آر سنتھانا کرشنن اور ڈی مہیش بابو۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ جسٹس: اجازت دی گئی۔

ان اپیلوں میں شامل واحد سوال یہ ہے کہ کیا کمپنیز ایکٹ 1956 کی دفعہ (2)113 کے تحت قابل سزا جرم کی شکایت صرف وہیں درج کی جاسکتی ہے جہاں کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے یا جہاں مستغیث رہ رہا ہے۔

اپیل کنندہ نے بنگلور میں کرناٹک میں اقتصادی جرائم کی خصوصی عدالت کے سامنے اس الزام پر فوجداری مقدمات درج کیے تھے کہ مدعا علیہ کمپنیوں نے کمپنیز ایکٹ کی دفعہ (2)113 کے تحت قابل سزا جرائم کا ارتکاب کیا تھا۔ بنگلور میں کرناٹک عدالت عالیہ کے سامنے 1996 کی فوجداری عرضی نمبر 240، 1485، 1548، 1848 اور 1849 نے ٹرائل کورٹ کے ذریعے خارج کرنے کی درخواستوں کو مسترد کرنے کے حکم کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ مجسٹریٹ کے پاس مبینہ جرائم کی سماعت کے لیے کوئی علاقائی اختیارِ سماعت نہیں ہے۔ کچھ معاملات میں، کمپنیوں نے جرم کا نوٹس لینے کے بعد انہیں سمن جاری کرنے والے اسکالر مجسٹریٹ کے حکم پر سوال اٹھاتے ہوئے براہ راست عدالت عالیہ سے رجوع کیا: اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ تسلیم شدہ طور پر مدعا علیہان کمپنیوں کے رجسٹرڈ دفاتر ریاست کرناٹک میں واقع نہیں ہیں بلکہ بمبئی یا گجرات میں واقع ہیں۔ اس کے خلاف، اپیل کنندہ جو ایک پریکٹس کرنے والا وکیل ہے، نے دعوی کیا کہ وہ بنگلور کا مستقل رہائشی ہے اور کمپنی سے حصص منتقل کرنے اور میمورنڈم، آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن، بیلنس شیٹ وغیرہ بھیجنے کی درخواست کرنے والے خطوط بنگلور سے کمپنیوں کے رجسٹرڈ دفاتر کو بھیجے گئے تھے اور اس وجہ سے بنگلور میں بھی وجہِ عمل بنا۔ عدالت عالیہ فریقین کے فاضل وکیل کے مختلف فیصلوں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی کہ کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 53 کی دفعات کے تحت دستاویزات کی خدمت کے لیے دو طریقے تجویز کیے گئے ہیں، ایک ذاتی طور پر اور دوسرا ڈاک کے ذریعے۔ چونکہ دستاویزات مدعا علیہ کو ڈاک کے ذریعے بھیجی گئی تھیں، جیسا کہ اس کی درخواست پر، وجہِ عمل صرف وہیں سامنے آئے گا جہاں ہیڈ آفس واقع ہو۔ لہذا عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ Cr.P.C کی دفعہ 201 کو مدنظر رکھتے ہوئے مجسٹریٹ کو اس سلسلے میں توثیق کے ساتھ مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے شکایت واپس کرنے کی ضرورت ہے۔

اپیل کنندہ (شکایت کنندہ) کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے سختی سے دلیل دی کہ عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کیا گیا حکم، اس کے باوجود، غلط ہے کیونکہ تسلیم شدہ طور پر اپیل کنندہ بنگلور میں مقیم ہے۔ حصص کا خریدار ہونے کے ناطے وہ بنگلور میں حصص سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا حقدار تھا اور اس لیے بنگلور میں بھیوجہء عمل بنتا۔ اس مقصد کے لیے، انہوں نے رینبیکسی لیبارٹریز لمیٹڈ بنام محترمہ اندرا کلکتہ، (1997)24 سی ایل اے 203 (راج۔) میں راجستھان عدالت عالیہ کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔

اس کے برعکس، فاضل سینئر وکیل، مسٹر دیسائی نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کیا گیا حکم کمپنیز ایکٹ کے دفعہ 53 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 113 کی شق کے مطابق ہے۔ انہوں نے پٹنہ عدالت عالیہ کے ذریعے اوپیندر کمار جوشی بنام مانیک لال چٹرجی اور دیگران، (1982) جلد 52 کمپنی کیس 177 (پٹنہ) میں دیے گئے فیصلے کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ قانونی چارہ جوئی فضول ہے اور اس کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے۔

فریقین کے فاضل وکیل کی دفعات سے اٹھائے گئے دلیل کی تعریف کرنے کے لیے، ہم کمپنیز ایکٹ کے دفعہ 53 اور 113 کے متعلقہ حصوں کا حوالہ دیں گے، جو کہ درج ذیل ہیں:

"53. کمپنی کے اراکین پر دستاویزات کی خدمت۔--(1) ایک دستاویز کمپنی کے ذریعے اپنے کسی بھی رکن کو ذاتی طور پر یا اسے ڈاک کے ذریعے اس کے رجسٹرڈ پتے پر، اگر کوئی ہو، بھیج کر پیش کی جا سکتی ہے، جو اس نے کمپنی کو نوٹس دینے کے لیے بھارت کے اندر فراہم کیا ہو۔

(2) جہاں کوئی دستاویز ڈاک کے ذریعے بھیجی جاتی ہے-

(ا) دستاویز پر مشتمل خط کو مناسب طریقے سے ایڈریس کرنے، پہلے سے ادائیگی کرنے اور پوسٹ کرنے سے اس کی خدمت متاثر سمجھی جائے گی، بشرطیکہ جہاں کسی ممبر نے کمپنی کو پیشگی اطلاع دی ہو کہ دستاویزات اسے پوسٹنگ کے سرٹیفکیٹ کے تحت یا رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے واجب الادا اعتراف کے ساتھ یا اس کے بغیر بھیجی جائیں اور کمپنی کے پاس ایسا کرنے کے اخراجات کو چکانے کے لیے کافی رقم جمع کرائی ہو، دستاویز کی خدمت اس وقت تک متاثر نہیں سمجھی جائے گی جب تک کہ اسے ممبر کے بتائے ہوئے انداز میں نہیں بھیجا جائے۔ اور (مزید زور دیا گیا)

(b)۔

(3) ......

(4)......

(5)......

113. سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے وقت کی حد۔-(1)—(ہر کمپنی، جب تک کہ قانون کی کسی شق یا کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر اتھارٹی کے کسی حکم سے ممنوع نہ ہو، اپنے کسی بھی حصص، ڈبینچر یا ڈبینچر اسٹاک کی الاٹمنٹ کے بعد تین ماہ کے اندر، اور اس طرح کے کسی بھی حصص، ڈبینچر یا ڈبینچر اسٹاک کی منتقلی کے اندراج کے لیے درخواست کے بعد دو ماہ کے اندر، دفعہ 53 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق، تمام حصص، ڈبینچر اور الاٹ شدہ یا منتقل شدہ ڈبینچر اسٹاک کے سرٹیفکیٹ فراہم کرے گی۔

فراہم کردہ۔۔۔۔۔)

(2) اگر ذیلی دفعہ (1) کی تعمیل میں کوتاہی کی جاتی ہے، تو کمپنی، اور کمپنی کا ہر افسر جو کوتاہی میں ہے، اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی جو ہر اس دن کے لیے پانچ سو روپے تک بڑھ سکتا ہے جس کے دوران کوتاہی جاری رہتی ہے۔

"(3) ......

دفعہ 113 کے مطابق کسی بھی حصص کی الاٹمنٹ کے بعد تین ماہ کے اندر اور اس طرح کے حصص کی منتقلی کے اندراج کے لیے درخواست کے بعد دو ماہ کے اندر، ہر کمپنی دفعہ 53 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق، الاٹ یا منتقل کردہ تمام حصص کے سرٹیفکیٹ فراہم کرے گی۔ ذیلی دفعہ (2) میں سزا فراہم کی گئی ہے اگر ذیلی دفعہ (1) کی تعمیل میں غلطی کی گئی ہو۔ دفعات 113 اور 53 کو ایک ساتھ پڑھ کر، شیئر سرٹیفکیٹ دفعات 5 حصص میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق فراہم کیے جائیں گے۔ کسی دستاویز کو یا تو ذاتی طور پر یا بھارت کے اندر رجسٹرڈ پتے پر ڈاک کے ذریعے بھیجا جانا چاہیے۔ ذیلی دفعہ (2) میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ جہاں کوئی دستاویز ڈاک کے ذریعے بھیجی جاتی ہے، اس کی ایسی خدمت دستاویز پر مشتمل خط کو مناسب طریقے سے ایڈریس کرنے، پہلے سے ادائیگی کرنے اور پوسٹ کرنے سے متاثر سمجھی جائے گی۔ لہذا، ایک بار جب ڈاک کے ذریعے دستاویز کی فراہمی کا ایک قانونی طریقہ ہوتا ہے اور اس طرح کی ترسیل کی فراہمی کو سمجھا جاتا ہے، تو وہ جگہ جہاں اس طرح کی پوسٹنگ کی جاتی ہے وہ قانونی ڈیوٹی کی کارکردگی کی جگہ ہوتی ہے اور دستاویز پوسٹ ہوتے ہی اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ لہذا مقررہ وقت کے اندر حصص سرٹیفکیٹ نہ بھیجنے کی غلطی وجہ عمل اس جگہ پر پیدا ہوگی جہاں کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے کیونکہ اس جگہ سے حصص سرٹیفکیٹ پوسٹ کیے جا سکتے ہیں اور عام طور پر پوسٹ کیے جاتے ہیں۔ اگر وصول کنندہ اسی علاقے میں دستیاب ہے جہاں کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے، تو یہ سوچنا مناسب ہے کہ ذاتی طور پر اسے فراہم کرنے سے دستاویزات کی خدمت متاثر

ہوسکتی ہے۔لیکن اگر وصول کنندہ کسی دور کی جگہ پر رہ رہا ہےتو یہ توقع کرنا غیر معقول ہے کہ کمپنی کسی کو اس فاصلے تک سفر کرنے کے لیے ذاتی طور پر اسے پہنچانے کے لیے تعینات کرے گی۔اس کے بعد کوئی بھی کمپنی جو واحد معمول کا طریقہ اپنائے گی وہ یہ ہے کہ اسے ڈاک کے ذریعے بھیجا جائے۔اس طرح کی کوتاہی کے لیے، جیسا کہ دفعہ 113(1) کے تحت غور کیا گیا ہے، اس جگہ پر وجہ عمل کوئی سوال نہیں ہے جہاں مستغیث کو پوسٹل ڈیلیوری موصول ہونی تھی۔دفعہ 113 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت جو قابل سزا ہے وہ دفعہ 53 کے تحت مقرر کردہ دفعات کے مطابق، مقررہ وقت کے اندر حصص کے سرٹیفکیٹ کی عدم فراہمی ہے۔لہذا، اگر دستاویزات مقررہ وقت کے اندر پوسٹ کی جاتی ہیں تو دفعہ 113 کی تعمیل ہوگی اور یہ کہ کوئی جرم نہیں ہوگا۔

ایچ پی گپتا بنام ہیرالال، (1970) 1 ایس سی سی 437 میں عدالت نے کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 207 کی اسی طرح کی شق پر غور کیا، جس میں کمپنی کے ذریعے اس کے اعلان کے 42 دن کے اندر منافع کی ادائیگی کا التزام ہے اور مقررہ مدت کے اندر اس کی عدم ادائیگی قابل سزا ہے۔دفعہ میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہاں کمپنی کی طرف سے ڈیویڈنڈ کا اعلان کیا گیا ہے لیکن اسے ادا نہیں کیا گیا ہے، یا اس کے حوالے سے وارنٹ اس کے اعلان کی تاریخ سے 42 دن کے اندر کسی بھی شیئر ہولڈر کو ڈیویڈنڈ کی ادائیگی کا حقدار نہیں کیا گیا ہے، تو یہ دفعہ 207 کے تحت قابل سزا جرم ہوگا۔اس معاملے میں، عدالت نے دفعہ 205(5)(بی) پر بھی غور کیا، جو کہ دفعہ 53 سے ملتا جلتا ہے، جو دیگر باتوں کے ساتھ یہ فراہم کرتا ہے کہ قابل ادائیگی کوئی بھی ڈیویڈنڈ نقد یا چیک یا پوسٹ کے ذریعے شیئر ہولڈر کے رجسٹرڈ پتے پر بھیجے والے وارنٹ کے ذریعے ادا کیا جا سکتا ہے جو ڈیویڈنڈ کی ادائیگی کا حقدار ہے۔عدالت نے فیصلہ دیا کہ جب کمپنی شیئر ہولڈر کے رجسٹرڈ پتے پر ڈیویڈنڈ وارنٹ پوسٹ کرتی ہے تو پوسٹ آفس شیئر ہولڈر کا ایجنٹ بن جاتا ہے اور اس کے بعد ٹرانزٹ کے دوران ڈیویڈنڈ وارنٹ کا نقصان شیئر ہولڈر کے خطرے میں ہوتا ہے۔عدالت نے مزید کہا کہ وہ جگہ جہاں ڈیویڈنڈ وارنٹ پوسٹ کیا جائے گا وہ جگہ ہے جہاں کمپنی کا اپنا رجسٹرڈ دفتر ہے اور ایکٹ کی دفعہ 207 کے تحت جرم بھی اس جگہ پر ہوگا جہاں اس ذمہ داری کو نبھانے میں ناکامی پیدا ہوتی ہے، یعنی 42 دن کے اندر ڈیویڈنڈ وارنٹ پوسٹ کرنے میں ناکامی۔اس کیس کے حقائق میں عدالت نے اس طرح مشاہدہ کیا:-

......"اس لیے جرم کا مقام میرٹھ نہیں بلکہ دہلی ہوگا، اور جرم کی سماعت کرنے کی مجاز عدالت وہ عدالت ہوگی جس کے دائرہ اختیار میں جرم ہوتا ہے، یعنی دہلی۔قانون اور عام فہم دونوں لحاظ سے ایسا ہی ہونا چاہیے، کیونکہ اگر دوسری صورت میں منعقد کیا جائے تو کمپنیوں کے ڈائریکٹرز پر حصص یافتگان کے اس الزام پر سینکڑوں جگہوں پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے کہ انہیں وارنٹ موصول نہیں ہوا ہے۔یہ مقننہ کا ارادہ نہیں ہوسکتا

جب اس نے دفعہ 207 نافذ کیا اور منافع کے اعلان کے 42 دن کے اندر منافع وارنٹ ادا کرنے یا پوسٹ کرنے میں ناکامی کو جرم قرار دیا۔''

قانون کی دفعہ 113 کے تحت قابل سزا جرم کے لیے بھی یہی پوزیشن ہوگی۔ مقررہ وقت کے اندر شیئر سٹرفکیٹ یا دستاویزات فراہم کرنے میں ناکامی کے لیے وجہ عمل وہاں پیدا ہوگا جہاں کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے۔

تاہم، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے رینبیکسی لیبارٹریز لمیٹڈ بنام محترمہ اندرا کلا، (1997) 24 سی ایل اے 203 (راج۔) میں راجستھان عدالت عالیہ کے فیصلے پر انحصار کیا۔ مذکورہ معاملے میں، کمپنی کے ڈائریکٹرز اور افسران کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 113 کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے راجستھان کے جے پور میں جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے شکایت درج کی گئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ مستغیث نے کمپنی کے 200 حصص خریدے تھے اور اس طرح کے حصص کو کمپنی کے ہیڈ آفس کو اس کی کتابوں میں منتقلی کے اندراج کے لیے باضابطہ طور پر بھیجا تھا، لیکن اس کی طرف سے بار بار درخواستوں، یاددہانیوں اور کوششوں کے باوجود، کمپنی نے اپنے نام پر حصص کی منتقلی درج نہیں کی۔ کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر دہلی میں تھا۔ عدالت عالیہ نے کمپنی کی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ جے پور کے جوڈیشل مجسٹریٹ کے پاس اس معاملے سے نمٹنے کا دائرہ اختیار نہیں ہے۔۔

" کمپنی اپنے حصص بیچ کر بڑے پیمانے پر عوام سے رقم اکٹھا کرتی ہے اور فروخت اور خریداری کے لین دین کمپنیز ایکٹ توضیعات کے تحت ہوتے ہیں۔ منتقل شدہ حصص کا اندراج قانون توضیعات کے مطابق اپنا کاروبار چلانے کے دوران کمپنی کے فرائض میں سے ایک ہے۔ لہذا، اس طرح کے کاروبار کو انجام دینے والے عوام کے اراکین کے مفاد کو اس درخواست پر شکست دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ متاثرہ افراد کو راحت صرف اس جگہ پر دی جاسکتی ہے جہاں کمپنی کا دفتر واقع ہے۔"

ہمارے خیال میں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل جج کی توجہ اس عدالت کے ایچ پی گپتا بنام ہیرالال، (1970) 1 ایس سی سی 437 میں دیے گئے فیصلے اور ایکٹ کے دفعہ 113 کی طرف بھی نہیں مبذول کرائی گئی، جس میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کمپنی دستاویزات فراہم کرے گی، جیسے حصص کے سٹرفکیٹ، ڈبینچر اور دفعہ 53 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق الاٹ یا منتقل کیے گئے ڈبینچر اسٹاک کے سٹرفکیٹ۔ دفعہ 53 دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ رجسٹرڈ پتے پر ڈاک کے ذریعے دستاویز بھیج کر ترسیل کا طریقہ تجویز کرتی ہے اور ذیلی دفعہ (2) اس طرح کے خط کی فراہمی کے لیے معقول التزام ہے۔ اوپیندر کمار جوشی

بنام مانیک لال چٹرجی اور دیگران، (1982) (جلد۔52) کمپنی کیس 177 (پٹنہ)، پٹنہ عدالت عالیہ نے ایچ پی گپتا (سپرا) کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کی پیروی کی ہے اور صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ وجہ ٔعمل اس جگہ پر پیدا ہوگا جہاں کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر واقع ہے۔

نتیجے میں، مذکورہ بالا اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔

آر۔سی۔کے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔



Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document